اعتکاف کی قضا میں روزہ کس نیت سے رکھے؟

مجیب: محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر: WAT-1655

تاریخ اجراء: 28 شوال المکرم 1444ھ/19 مئی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک باجی رمضان کے آخری عشرکا سنت اعتکاف بیٹھی تھیں تو ان کو مجبوراً کہیں جانا پڑا، جس وجہ سے ان کا اعتکاف ٹوٹ گیا، تو اب حکم یہ ہے کہ ایک دن کا اعتکاف روزہ رکھ کر قضا کیا جائے تو پوچھنا یہ تھا کہ عید کے بعد جب اعتکاف کی قضا کریں گی تو روزے میں کون سے روزے کی نیت کریں گی؟ رمضان کے روزے کی یا نفلی روزے کی نیت؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رمضان کے آخری عشرے کا سنت اعتکاف اگر ٹوٹ جائے اور عید کے بعد اس کی قضا کرنی ہو، تو اس قضا میں جو روزہ رکھا جائے گا، س کے لیے خاص قضا اعتکاف کے روزے کی نیت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے رات میں ہی نیت کی جائے۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ:

رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف اگرچہ سنت ہے لیکن اس کو شروع کرنے سے یہ لازم وواجب ہو جاتا ہے جیسے نفل نماز شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر اس کو توڑ دے تو اس نفل نماز کی قضا کرنا واجب ہوتا ہے، اسی طرح رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف شروع کر کے توڑ دے تو اس کی قضا واجب ہوتی ہے۔ اور واجب اعتکاف، واجب روزے سے ہی ادا ہو سکتا ہے، نفل روزے سے ادا نہیں ہو سکتا۔ اور واجب روزے میں خاص اس واجب روزے کی نیت کرنا ضروری ہوتا ہے لہذا اس میں بھی قضا اعتکاف کے روزے کی نیت کرنا ضروری ہو گا۔ اور یہ واجب غیر معین ہے یعنی اس کے لیے کوئی دن مخصوص نہیں ہے اور جس واجب روزے کا کوئی دن مخصوص نہ ہو تو اس میں رات کو نیت کرنا ضروری ہوتا ہے لہذا اس روزے میں بھی رات کو ہی نیت کرنا ضروری ہے۔

نوٹ: آخری عشرے کے اعتکاف میں پورے دس دنوں کی قضا واجب نہیں ہوتی بلکہ صرف اس ایک دن کی قضا واجب ہوتی ہے، جس دن کا اعتکاف ٹوٹا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس عشرے کے اعتکاف کی مثال چار رکعات نوافل کی سی ہے کہ جس طرح چار رکعات نوافل کا ہر شفع علیحدہ نماز ہے، جس شفعے کو توڑے گا، صرف اسی کی قضا لازم ہو گی، مکمل چار رکعات کی قضا لازم نہیں ہو گی، اسی طرح اعتکاف کا ہر دن علیحدہ حکم رکھتا ہے کہ اگر کسی دن کا اعتکاف ٹوٹا تو صرف اسی دن کی قضا کرنا ضروری ہے۔

ردالمحتار میں آخری عشرے کے اعتکاف میں روزہ شرط ہونے اور شروع کرنے سے اس کے لازم ہو جانے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: "قلت: قدمنا ما يفيد اشتراط الصوم فيها بناء على أنها مقدرة بالعشر الأخير ومفاد التقدير أيضا اللزوم بالشروع" ترجمہ: میں کہتا ہوں: پیچھے ہم نے وہ بحث ذکر کی ہے، جو اس بات کا فائدہ دیتی ہے کہ سنت موکدہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے، اس بنا پر کہ وہ آخری عشرے کے ساتھ مقدر ہے اور تقدیر کا مفاد یہ بھی ہے کہ شروع کرنے سے لازم ہو جائے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، باب الاعتکاف، ج02، ص444، دار الفکر، بیروت)

ردالمحتار میں ہے "وعلى كل فيظهر من بحث ابن الهمام لزوم الاعتكاف المسنون بالشروع وإن لزوم قضاء جميعه أو باقيه مخرج على قول أبي يوسف أما على قول غيره فيقضي اليوم الذي أفسده لاستقلال كل يوم بنفسه۔۔۔ والحاصل أن الوجه يقتضي لزوم كل يوم شرع فيه عندهما بناء على لزوم صومه بخلاف الباقي لأن كل يوم بمنزلة شفع من النافلة الرباعية وإن كان المسنون هو اعتكاف العشر بتمامه" ترجمہ: بہر صورت امام بن ہمام علیہ الرحمۃ کی بحث سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سنت اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے اور یہ کہ ٹوٹنے کی صورت میں تمام دنوں یا باقی دنوں کی قضا کا لازم ہونا امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے قول پر مبنی ہے، اور ان کے علاوہ کا قول اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ صرف اسی دن کی قضا لازم ہو، جس دن اعتکاف توڑا کیونکہ اعتکاف میں ہر دن فی نفسہ مستقل ہوتا ہے۔ اور حاصل یہ ہے کہ طرفین رحمھما اللہ کے نزدیک دلیل کا تقاضا یہ ہے کہ ہر وہ دن جس میں اعتکاف شروع کر لیا، اس دن کا اعتکاف لازم ہو کیونکہ اس دن کا روزہ لازم ہے بخلاف باقی ایام کے کہ اعتکاف میں ہر دن، چار رکعات نفل کے شفعہ کے قائم مقام ہے، اگرچہ سنت، پورے دس دنوں کا اعتکاف ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، باب الاعتکاف، ج02، ص445،444، دار الفکر، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے "الاعتکاف الواجب لا یصح إلا بالصوم الواجب" ترجمہ: واجب اعتکاف درست نہیں ہوتا مگر واجب روزے کے ساتھ۔ (فتاوی ہندیہ، الباب السابع فی الاعتکاف، ج01، ص211، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "ادائے رمضان اور نذر معیّن اور نفل کے علاوہ باقی روزے، مثلاً قضائے رمضان اور نذر غیر معیّن اور نفل کی قضا (یعنی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اس کی قضا) اور نذر معیّن کی قضا اور کفّارہ کا روزہ اور حرم میں شکار کرنے کی وجہ سے جو روزہ واجب ہوا وہ اور حج میں وقت سے پہلے سر منڈانے کا روزہ اور تمتع کا روزہ، ان سب میں عین صبح چمکتے وقت یا رات میں نیّت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے، خاص اس معیّن کی نیّت کرے اور اُن روزوں کی نیّت اگر دن میں کی تو نفل ہوئے پھر بھی ان کا پورا کرنا ضرور ہے توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ اگرچہ یہ اس کے علم میں ہو کہ جو روزہ رکھنا چاہتا ہے یہ وہ نہیں ہوگا بلکہ نفل ہوگا۔" (بہار شریعت، ج1، حصہ5، ص971، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net